''لوٹاں، سودی، جھلا رچٹ اے''

(یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے)

عبدالمنان معاویہ

ملک پاکستان جن گھمبیر مسائل کا شکار ہے، وہ عام وخاص جانتے ہیں۔ ایک طرف ڈرون حملوں کا دائرہ وسیع کر کے بلوچستان تک بڑھانے کا عندیہ دیا جا رہا ہے اس کی وجہ بلوچستان میں معدنیات کے وسیع ذخائر ہوں یا بلوچستان کو پاکستان سے الگ کرنے کی سازش، بہر کیف

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

ایک طرف امریکی صدر باراک اوبامہ کی تقریر اور دوسری جانب پاکستانی صدر آصف علی زرداری کا خطاب ۱۷ سالہ لڑکی پر طالبانی روپ میں بہروپیوں کا کوڑے مارنا، مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر پر حملہ اور ''ڈین چلی گئی مگر دانت چھوڑ گئی'' کے مصداق رحمٰن ملک کو پرویز مشرف چھوڑ گیا۔ رحمٰن ملک نے پولیس ٹریننگ سنٹر پر دوران آپریشن ہی مذہبی جماعتوں کا نام لے دیا۔ جناب کے ہرزہ سرا ہونے سے متعلق تو مشہور تھا ہی لیکن محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل کے بعد رحمٰن ملک نے جس طرح بیت اللہ محسود کے ساتھیوں کی ٹیپ گفتگو سنوائی، اُس سے پتا چلا کہ جناب ہرزہ سرا ہونے کے ساتھ ہرزہ نوا بھی اچھے ہیں اور اپنے مشن سے واپسی کے بعد جاسوسی کہانیاں اچھی لکھ سکیں گے۔ عوامی چہ میگوئیاں بھی عجیب ہوتی ہیں۔ رحمٰن ملک سے متعلق زبان زد عام یہ ہے کہ ملک صاحب امریکی ایجنٹ ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اصل امریکی ایجنٹ ہمارا حکمران طبقہ ہے جو عوام کو ترقی، خوشحالی، ملکی استحکام کی ''بشارتیں'' سنا تا رہتا ہے لیکن پس پردہ امریکی مقاصد کی تکمیل کرتا نظر آتا ہے۔ ان ملکی مسائل پر تجزیہ نگار، تبصرہ نگار، تجزیے اور تبصرے پیش کرتے ہیں اور کرنے بھی چاہئیں۔ لیکن ۲۶/ مارچ روزنامہ ''جنگ'' کے نامور کالم نگار اور ''جیو نیوز'' کے ٹاک شو ''کیپٹل ٹاک'' کے میزبان جناب حامد میر نے ''بلاول کا خیال کیجیے'' کے عنوان سے کالم لکھا لیکن اُس میں عالم اسلام کے دو نامور علماء کرام جن کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے یعنی حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ اور شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی علیہم الرحمہ پر بہتان لگائے۔ ابھی ہم اس بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ ۷/ اپریل کو اسی ادارتی صفحہ پر نذیر لغاری نامی غیر معروف شخص کے کالم بعنوان ''ریاست کہاں ہے، ادارے کہاں ہیں'' نے تو بالکل ہمیں حواس باختہ کر دیا اور سوچوں کے جزیرے میں

لا پھینکا کہ بین الاقوامی روزنامہ میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) پر اب ایسے کھلے لفظوں تبرا کیا جائے گا کہ الامان والحفیظ۔
نذیر لغاری صاحب نے اپنے کالم میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر زنا کی تہمت لگائی ہے۔(العیاذ باللہ)۔

اصل حقیقت جاننے سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ صحابئ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ عام الخندق ۵ ہجری میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور ۶ھ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔جب کفار کی طرف سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کرنے کے لیے عروہ بن مسعود آیا تو عروہ بن مسعود بار بار ہاتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کی طرف لے جاتا۔ایک نوجوان خود پہنے حاضر باش خادم کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔جب عروہ بن مسعود ثقفی بار بار یہ حرکت کرنے لگا تو حاضر باش نوجوان نے تلوار کی نوک سے اُسے ٹوکتے ہوئے کہا کہ اگر اب تمہارا ہاتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا تو تمہارے جسد سے الگ ہوگا۔یہ حاضر باش نوجوان حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تھے اور عروہ بن مسعود ان کا چچا تھا لیکن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے عروہ کی یہ حرکت برداشت نہ کی اور اہل حدیبیہ کے حق میں حضرت حق جل مجدہٗ کا فرمان ذیشان بھی ملاحظہ فرمائیے۔

> ''اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اور مومنین پر سکینہ نازل فرمائی اور ان کے لیے کلمہ تقویٰ لازم کر دیا اور وہ اس کلمہ کے زیادہ اہل اور حق دار تھے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو جانتے ہیں۔'' (پ ۲۶، الفتح)

یقیناً حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ان فضائل ومناقب کے حق دار ہیں اور ان پر بر حق جل مجدہ نے سکینہ نازل فرمائی اور کلمہ تقویٰ لازم کر دیا لیکن کیا کہا جائے تاریخ کے اوراق اسی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر زنا کی تہمت لگا رہے ہیں اور آج کے روشن خیال وبزعم خویش دانش ور طبقہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے صاف وشفاف دامن کو داغدار کرنے کے لیے تاریخ سے جھوٹے راویوں کی خرافات وبکواس اکٹھی کرنے پر زورِ قلم صرف کر رہے ہیں۔
افسوس صد افسوس! حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اپنی تالیف ''تلخیص الحبیر''، میں البلاذری کے حوالہ سے تحریر کیا ہے:

> ''بلاذری کہتے ہیں کہ وہ عورت جس کے متعلق حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا گیا۔اس کا نام ام جمیل بنت محجن الہلالیہ تھا اور کہا گیا ہے کہ اس عورت سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے پوشیدہ نکاح کیا ہوا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پوشیدہ نکاح کو جائز قرار نہیں دیتے تھے اور ایسا کرنے والے کو سزا دیتے تھے۔اس وجہ سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس بات (یعنی نکاح......) کے اظہار سے خاموش رہے اور پوشیدہ نکاح کو ظاہر نہیں کیا۔''
>
> (تلخیص الحبیر جلد۴، ص۶۳، فوائد نافعہ، ج۱، ص۴۲۵)

ذرا سی بات کو افسانہ بنانے والی بات ہے۔ورنہ واقعہ مختصر ہے اور پھر مؤرخین نے بھی مسالہ وغیرہ لگا کر روایت

کو درج کیا ہوگا۔

کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے سخت گیر خلیفہ کسی ایسے شخص کو گورنر بنا سکتے ہیں جو زنا کرتا ہو؟ ایک تیر دو شکار۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو بھی اسی اعتراض سے معترضین داغدار کرنے کی سعی لاحاصل کرتے رہتے ہیں۔ اسی لیے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اس اعتراض کو مطاعن فاروقی میں درج کر کے اس کا ردّ کیا ہے۔

اور جہاں تک تعلق ہے سترہ سالہ لڑکی کو سرعام کوڑے مارنے کا واقعہ۔ تو اس بارے میں تمام اخبارات کے اداریہ نگار یہ لکھ چکے ہیں کہ جب تک اصل حقیقت سامنے نہیں آتی اُس سے قبل یقین سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ لوگ طالبان تحریک سے وابستہ تھے۔

پھر صوفی محمد اور دیگر طالبان کی تحاریک اس واقعہ سے انکاری ہیں تو کیونکر یہ واقعہ اُن کے سر تھوپا جائے۔ کیا اس واقعہ سے سوات امن معاہدہ کو سبوتاژ کرنے کی سازش تو نہیں کی جا رہی؟ اور امریکہ قبائلی علاقہ میں امن کا نام سن کر لرز جاتا ہے۔ گویا بجلی سی گر پڑتی ہے۔ اب تو ۵۰ ڈرون طیارے خریدے جا رہے ہیں بلوچستان کے لیے

خدا ہی حافظ ہے میرے گلستاں کا

حکمران طبقہ جیسے بے حس اور بے ضمیر ہو چکا ہے اور ہر حکم پر Yes Sir کہنا فرض نہیں بلکہ افرض جانتا ہے۔ ہر شخص اپنی جیب بھرنے کے چکر میں ہے۔ رشوت کا بازار گرم ہے۔ چپراسی سے لے کر اعلیٰ آفیسر تک ڈنکے کی چوٹ پر رشوت وصول کر رہے ہیں۔ گویا کہ پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ نہیں بلکہ پاکستان کا مطلب ''تو بھی کھا مجھے بھی کھلا'' تھا۔ چھوٹا طبقہ بزبان حال کہہ رہا ہے کہ جب ہمارے صدر محترم امریکہ سے ڈالر وصول کرنے کے لیے اور اپنا شکم بھرنے کے لیے ملک کو داؤ پر لگا رہے ہیں اور ہم پیچھے کیوں رہیں۔ گویا حال یہ ہے بزبان سرائیکی۔

''لوٹاں، سود، جھلا رچٹ اے'' یعنی یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔